Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۶ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۲۶ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۸

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں جس قدر مشہور نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا ماخذ نفسِ امّارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امّارہ سے پھر وہ لوّامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیّرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امّارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حدِّ اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بُجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صِفت اس کی آگ کو بُجھانا ہے۔ وہ دہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی رُوح نفسِ امّارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کرے گی اور اس کے اُوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑے گی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۳)

سات سال تک اسیرِ راہِ مولا رہنے والے محترم قریشی ناصر احمد صاحب وفات پا گئے

احباب جماعت کو بے حد افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سات سال تک سکھر جیل میں اسیر راہ مولا رہنے والے بے حد مخلص اور فدائی احمدی محترم قریشی ناصر احمد صاحب دل کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال فرما گئے۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانیوالے ہیں۔

محترم قریشی ناصر احمد صاحب سکّھر کے ایک کالج کے پروفیسر تھے۔ آپ کو اور آپ کے بھائی قریشی رفیع احمد صاحب کو تقریباً سات سال قبل قتل کے ایک مقدمہ میں ملوّث کر دیا گیا اور پھانسی کی سزا سُنائی گئی جو ۱۹۸۹ء میں عمر قید میں تبدیل ہو گئی۔ اس فیصلے کے خلاف سندھ ہائیکورٹ میں اپیل کی گئی۔ چنانچہ ۱۵۔ جنوری ۱۹۹۲ء کو آپ کو باعزّت طور پر تمام الزامات سے بری قرار دے کر رہا قرار دیا گیا۔ اب آپ جلسہ سالانہ لندن جانے کی تیاریاں کر رہے تھے کہ فرشتۂ اجل کا بلاوا آگیا۔

محترم قریشی ناصر احمد صاحب سکھر کے امیر جماعت محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب کے صاحبزادے تھے۔ محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ۱۹۸۴ء میں احمدیت پر قربان ہو گئے تھے۔ محترم قریشی ناصر احمد صاحب نے اسیری کا طویل عرصہ بے حد صبر و استقامت اور حوصلے سے گذارا۔ اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ آپ بہت دعا گو۔ عبادت گذار اور باخدا انسان تھے۔ رہائی کے بعد آپ کراچی میں مقیم تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنّت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آپ کو اپنے قرب سے نوازے اور آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کا نمایاں اعزاز

احباب جماعت اس اطلاع سے مسرت محسوس کریں گے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے کنسلٹنٹ فزیشن مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کو رائل کالج آف فزیشنز یو۔کے کا فیلو منتخب کیا گیا ہے یہ اعزاز مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کی ربوہ اور اس کے مضافات میں مریضوں کے علاج اور خدمت کے اعتراف کے طور پر دیا گیا ہے۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ۱۹۶۸ء میں رائل کالج آف فزیشنز یو۔کے کے ممبر بنائے گئے تھے اور ۱۹۶۹ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور سپیشلسٹ فزیشن خدمات بجا لا رہے ہیں اور ربوہ اور اس کے نواح کے علاوہ دُور دُور کے علاقوں میں ان کی بطورِ ماہر معالج شہرت ہے۔

یہ اعزاز جہاں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے باعث افتخار ہے وہاں فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس اعزاز کو مکرم ڈاکٹر صاحب اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بہت برکت کا موجب بنائے۔

احباب اسیرانِ راہِ مولیٰ کی صحت وسلامتی اور جلد رہائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیّدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ اطلاع دیتی ہیں:۔

میرے چھوٹے بھائی سیّد امین احمد جن کا گذشتہ دنوں دل کا بائی پاس آپریشن ہُوا تھا۔ آپریشن کے بعد چند دن سے خون بہہ رہا ہے۔ ڈاکٹر اب دوبارہ اس زخم کو کھول رہے ہیں تاکہ خون بہنے کا سبب معلوم کر کے اسے روکا جا سکے۔ احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا معجزانہ فضل نازل کرے اور شفا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۶۔ جولائی ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

۱۔ جب سمجھانے والا اور سمجھنے والا اس طرح بیٹھیں کہ جیسے باپ بیٹے میں کوئی برائی دیکھتا ہے اور اس کو سمجھاتا ہے تو وہ اس کو نرمی اور صبر سے اس کو سن لیتا ہے۔ اسی محبت کی کشش سے البتہ فائدہ ہوتا ہے۔ غیض و غضب کی حالت میں یہ امید رکھنا کہ کوئی فائدہ ہو خام خیالی ہے۔

۲۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے۔ مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اس کے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھاتا اور نوازتا ہے ورنہ جب وہ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔

۳۔ جو شخص خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ اس پر خدا سے نور اترتا ہے وہ اپنے فرشتوں کو اس کی خدمت کے واسطے مامور فرماتا ہے جو اس کے واسطے کچھ کھوتا ہے اس کو اس سے ہزار چند دیا جاتا ہے۔

۴۔ ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔ ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔

۵۔ ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے ان کو خدا سے استقامت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟ دعا کی حاجت تو اسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اس در کے نہ ہو۔

۶۔ جب ایک بادشاہ کو ایک دانہ دے کر یا مٹی کی مٹھی دے کر خوش نہیں کر سکتے بلکہ اس کے غضب کے مورد بنتے ہیں تو کیا وہ احکم الحاکمین اور بادشاہوں کا بادشاہ ہماری ذرا سی ناکام حرکت سے یا دو لفظوں سے خوش ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے۔

۷۔ عاشق لوگ عشق کے غلبہ کے دنوں اور اس کے دوران میں ہی لذت پاتے ہیں۔ یہ باتیں گو ایک خشک محض انسان کے لئے سمجھنا مشکل ہیں۔ مگر جنہوں نے اس راہ میں قدم مارا ہے وہ ان کو خوب جانتے ہیں۔ بلکہ ان کو تو معمولی آرام اور آسائش میں وہ چین اور لذت نہیں ہوتی جو دکھ کے اوقات میں ہوتی ہے۔

۸۔ ہر ایک شخص کا اپنے مقاصد کا ایک بت ہوتا ہے۔ اور وہ اس تک پہنچنا چاہتا ہے۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہوتا ہے کہ اس تک پہنچا دے یا اس کی عمر کا پہلے ہی خاتمہ کر دے۔

مجھ کو ڈرا کر اور دھمکا کر اپنا جی خوش کرتے ہو
لیکن آنکھیں ملتے ہی تم دل ہی دل میں ڈرتے ہو
یوں تو اپنے آپ کو رستم کہتے ہو کہلاتے ہو
موت کا نام آجائے تو آہوں پہ آہیں بھرتے ہو

ابوالاقبال

راحت و آرام کی باتوں میں آنا چھوڑ دے
عشرتوں کا نغمۂ پُر کیف گانا چھوڑ دے

شکوۂ اندوہِ غم ہرگز نہیں ہے سود مند
یہ نہیں ممکن روِش اپنی زمانہ چھوڑ دے

جذبۂ حرص و ہوس کو دے قناعت کا سبق
غیر کی چوکھٹ پہ اپنا سر جھکانا چھوڑ دے

آنکھ کے رستے مبادا پھوٹ نکلے سیلِ غم
آتشِ سیّال سینے میں چھپانا چھوڑ دے

اپنی عقل و آگہی سے کام لے تحقیق کا
راز اپنا کم سوادوں کو بتانا چھوڑ دے

خلوتِ مغموم کو اشکوں کے موتی کر عطا
پُر ریا سجدوں کو اپنے آزمانا چھوڑ دے

جستجوئے شادمانی ہے اگر محبوب کی
خدشۂ سود و زیاں کو دل میں لانا چھوڑ دے

واقفِ اسرارِ ہستی ہو نہیں سکتا بشر
فکرِ انساں کو کہو دھوکے میں آنا چھوڑ دے

واقفِ انجامِ ہستی ہو اگر یہ آدمی
قہقہہ کیسا یہ ہنسنا مسکرانا چھوڑ دے

حُسن جو بھی زندگی کا درد بن سکتا نہیں
ایسے حُسنِ پُر ریا سے دل لگانا چھوڑ دے

جو خدا کا خوف کھائے دھوکا کھا سکتا نہیں
کھائے گا دھوکا وہی جو خوف کھانا چھوڑ دے

شاعری ہے فیض کی تفسیرِ احساسِ لطیف
شاعرِ فطرت کو ناداں آزمانا چھوڑ دے

فیض چنگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

اِنَّا نُرِیْدُ اللّٰہَ رَاحَۃَ رُوْحِنَا
لَا سُؤْدَدًا وَّ رِیَاسَۃً وَّ عَلَاءِ

بے شک ہم تو صرف اللہ کو چاہتے ہیں۔ جو ہماری روح کی راحت ہے۔ ہم کسی سرداری ریاست اور غلبہ کو نہیں چاہتے۔

اِنَّا تَوَکَّلْنَا عَلٰی خَلَّاقِنَا
مُعْطِی الْجَزِیْلِ وَوَاھِبِ النَّعْمَاءِ

ہم نے اپنے پیدا کرنے والے پر توکل کیا ہے۔ جو بہت دینے والا اور نعمت کا عطا کرنے والا ہے۔

مَنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ کَانَ مُکَرَّمًا
لَا زَالَ اَھْلَ الْمَجْدِ وَالْاٰلَاءِ

جو خدا کا ہو گیا وہ بزرگ بن جاتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ بزرگی اور نعمتوں والا بنا رہتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اپنے آپ کو اللہ تعالے ہی کے لئے وقف کر دینے کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہماری روح کی راحت کا تعلق ہے۔ وہ تو ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالے ہی سے ملتی ہے۔ اور اس راحت کے ملنے پر ہم اتنے مطمئن ہیں کہ ہمیں کسی مرتبہ اور عہدہ اور غلبہ کی خواہش نہیں ہے۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اپنے آپ کو اللہ تعالے کے لئے وقف کر دے اور اس وقف کے نتیجہ میں اسے روح کی راحت بھی ملے اور وہ دنیا کی ہر چیز سے اتنا بے نیاز ہو جائے کہ اسے کسی عہدے اور رتبے کی خواہش باقی نہ رہے کیونکہ عہدوں کی خواہش اور رتبوں کی تمنا انسانی دل میں ایسی جلن پیدا کرتی ہے کہ اسکی راحت مفقود ہو جاتی ہے۔ انسان کبھی اسکے پیچھے بھاگتا ہے۔ اور کبھی اسکے پیچھے بھاگتا ہے کہ اسے کوئی عہدہ یا رتبہ مل جائے۔ لیکن اگر دل سے یہ خواہش ہی مفقود ہو جائے تو انسان انتہائی راحت کی زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن یہ ہوتا صرف اس صورت میں ہے کہ انسان صرف اور صرف اپنے پیدا کرنے والے پر توکل کرے جو بہت دینے والا ہے۔ اور جو خوب سے خوب تر نعمت عطا کرتا ہے۔ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ جس خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں کو قائم رکھنے اور انہیں بہتر سے بہتر بنانے میں دلچسپی رکھتا ہے اس نے ہمیں پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ ہر لحظہ وہ ہماری دیکھ بھال کرتا ہے اور اگر انسان یہ بات صحیح معنوں میں سمجھ جائے تو اسے دنیا کے رنج و غم سے کلیۃً نجات مل جاتی ہے۔ اور چونکہ جس پر ہم نے توکل کیا ہے وہ بہت کچھ دینے والا ہے اور ہر چیز جو وہ دیتا ہے۔ وہ ایک اعلیٰ نعمت کا درجہ رکھتی ہے اسلئے اسے نہ کسی چیز کی خواہش پیدا ہو گی نہ اس کا دل کسی بات کے لئے بے قرار ہو گا۔

حضور فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ عزت حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان خدا کا ہو جائے۔ اللہ تعالے تمام عزتوں کا مالک ہے۔ وہی جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ اور جو اس کا ہو جاتا ہے اور اسی کیلئے اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ اسے وہ عزت پر عزت دیتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ ایسی عزت دیتا ہے جسے ہمیشگی حاصل ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ آج عزت دی اور کل چھین لی۔ جب تک انسان خدا کا ہو کر رہے اور خدا کے لئے ہی زندگی بسر کرے۔ دنیا کا کوئی شخص اس سے اسکی عزت چھین نہیں سکتا۔ اور جو نعمتیں اللہ تعالے عطا کرتا ہے ان میں نہ کوئی روک بن سکتا ہے نہ کوئی ان نعمتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ حضور ان اشعار میں اللہ تعالے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ہمیں اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالے کے لئے اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے اس پر ہمیں توکل کرنا چاہیئے اور جو کچھ ہمیں اس سے ملتا ہے۔ اسے اعلیٰ درجہ کی نعمت تصور کرتے ہوئے اس کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ اور اسکے علاوہ دنیا کی کسی سرداری یا عہدے یا مرتبے کے پیچھے نہیں بھاگنا چاہیئے۔ جو اللہ تعالے چاہے گا وہ دے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان خدا کا ہو جائے اور خدا کی خاطر اپنی زندگی بسر کرے۔

اللہ تعالے ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر توکل کریں اور جو کچھ وہ ہمیں دیتا ہے اسکو ایک اعلےٰ اور برتر نعمت کے طور پر حاصل کریں۔ اور اس دعا میں لگے رہیں کہ اسکی دی ہوئی عزت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے اور اسکی دی ہوئی نعمتوں سے ہم کبھی محروم نہ ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ خدا تعالے ہمیشہ آپ سے راضی رہے

خواتین کی تعلیم

۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء کو جلسہ سالانہ مستورات میں تقریر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا۔ میں نے ہر سال جماعت کی مستورات کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جب تک تعلیم نہ ہو خدا سے ان کا اپنا معاملہ درست نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی وہ ذمہ داریاں پوری ہو سکتی ہیں جو اپنے رشتہ داروں اور خاندان اور اپنی قوم اور ملک کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ شاید یہ الفاظ جو اس وقت میں نے بیان کئے ہیں آپ کو بوجھل معلوم ہوتے ہوں۔ کیونکہ ان میں یہ کہا گیا ہے کہ تم میں تعلیم نہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک تم دوسری زبانیں تو درکنار خود اپنی زبان سے بھی ناواقف ہو مجھے عورتوں میں تقریر کرتے وقت یہ دقت پیش آتی ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ میری تقریر میں ایسے الفاظ نہ آئیں جن کو تم سمجھ نہ سکو۔ حالانکہ میں کسی غیر زبان میں تقریر نہیں کیا کرتا۔ جب قوم کی ایسی گری ہوئی حالت ہو کہ وہ اپنے ملک کی زبان میں بھی بات سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتی ہو تو اس کی کمزور حالت کا اندازہ اس سے ہی ہو سکتا ہے کہ تقریر میں روزمرہ ہی کی زبان ہوتی ہے۔ مثلاً اگر دین کا ذکر آئے تو اس میں قیامت تقدیر وغیرہ کے لئے الفاظ ضروری ہیں پھر جو نہ سمجھے تو واعظ کے لئے کتنی مشکلات ہیں۔ اس کی دو ہی صورتیں رہ جاتی ہیں یا تو وہ آسان آسان لفظ لا کر عام فہم طریق کے لفظوں ہی کے خیال میں پڑا رہے اور اپنے مضمون کو خراب کرے یا اصطلاحی لفظ استعمال کر کے اپنے مضمون کو تو ادا کر دے مگر سامعین اس کو نہ سمجھ سکیں۔ پس ہر ایک عورت کو تعلیم کی ترقی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ میں مردوں میں ایک (۔) کے موضوع پر کئی کئی گھنٹے بول سکتا ہوں مگر عورتوں میں ادھر ہی توجہ رہتی ہے کہ مضمون عام فہم ہو۔ اسی وجہ سے عورتوں میں درس وعظ وغیرہ بہت آسان رہ جاتا ہے اور اصل مضمون ذہن سے اتر جاتا ہے۔ میں جب عورتوں میں درس دیتا ہوں تو بعض اوقات ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو (۔) کا درس تھوڑے سے وقت میں ہی دے دیتا ہوں۔ حالانکہ مردوں میں اتنا وقت بعض دفعہ ایک (۔) کی تشریح میں لگ جاتا ہے۔ میں پھر اور بار بار تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سب سے پہلے اپنے ملک کی زبان سیکھو۔ اس کے بعد میں تمہیں توجہ دلاتا ہوں کہ سب سے ضروری تعلیم دینی تعلیم ہے کس طرح سمجھاؤں کہ تمہیں اس طرف توجہ پیدا ہو۔ .... پندرہ سال سے متواتر درس اور اکثر وعظ نصائح اور لیکچر میں دین کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اور ہمیشہ یہی میری کوشش رہی ہے کہ عورتیں ترقی پائیں۔ مگر پھر بھی ان میں وہ روح پیدا نہ ہو سکی جس کی مجھے خواہش تھی۔ اور کوئی عورت تم میں سے اس قابل نظر نہیں آتی جو کسی وقت تمہاری لیڈری اور رہنمائی کر سکے۔ افسوس وہ کون سی کوشش ہے جس سے میں تمہیں بیدار کر دوں دنیا میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ مگر تم خواب غفلت میں سوتی ہو۔

پچھلے دنوں میں نے یہاں کی عورتوں سے سوال کیا تھا کہ تم کسی ایک عورت کا بھی نام بتاؤ۔ جس نے قرآن کریم پر غور کر کے اس کے کسی نکتہ کو معلوم کیا ہو۔ حالانکہ مردوں میں سے عالم کے علاوہ کئی ایسے لوگ ہیں جو ظاہری تعلیم کے لحاظ سے جاہل یا معمولی ... ... شہر کے رہنے والے یا گاؤں کے رہنے والے ہیں جو باوجود عدم علم ظاہری کے یا کمی علم کے قرآن کے کئی معرفت کے نکتے بتا سکتے ہیں جو لوگوں کو پہلے معلوم نہ ہوں گے قادیان کے کئی عربی سے ناواقف بھی عجیب معرفت اور نکات کی باتیں قرآن کریم سے بیان کرتے ہیں۔ تم ایک عورت کی مثال پیش

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام

ایک مکتوب

سیدناو امامنا حضرت (امام جماعت احمدیہ) الرابع ایدہ اللہ

سیدی ! فداکَ نفسی وکلّ شئیً عاجزہ آپکی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کی دعا کے بعد عرض کرتی ہے کہ ابھی ابھی جب ۲۷، تاریخ ختم ہو چکی ہے اور ۲۸، تاریخ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس وقت رات کے ٹھیک ۳، بجکر پندرہ منٹ ہیں اور میری آنکھ ۲،۵۶ پر کھلی ہے، خواب میں بیگم صاحبہ سے پورا ایک گھنٹہ باتیں ہوئی ہیں۔ آج جبکہ ان کی وفات کے ٹائم کے مطابق انہیں پورا ایک ماہ ہم سے رخصت ہوئے ہو گیا ہے ..... میری ان سے دو دفعہ ملاقات ہو چکی ہے۔ چند دن پہلے بھی مجھے خواب میں ملیں ۔ اس دن کافی اداس، پریشان اور رنگ سیاہی مائل تھا۔ مجھ سے ملیں۔ باتیں کیں اور پھر مجھے کہا! "شافی تم ۲۷، تاریخ کو ایک گھنٹہ مجھے دو۔ یا مجھ سے باتیں کرو ۔ وغیرہ انگلش میں بھی " one hour " لکھا ہوا نظر آیا اور بڑی التجا سے مجھے کہا میں نے اچھا کہا یا خاموش رہی۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی ۔ میں بڑی پریشان تھی۔ بہت سے لوگوں کو یہ خواب بتایا۔ لیکن ۲۷، تاریخ کا علم نہیں تھا کہ کون سی ہے۔

آج ۲۷، اپریل ۹۲، طبیعت سارا دن بڑی پریشان اور خراب تھی۔ سارا دن جسم تقریباً یوں بے حس اور ساکت سا محسوس ہوتا رہا۔ لگتا تھا ٹانگوں اور جسم میں جان نہیں۔ طبیعت کی خرابی کے باعث سکول سے بھی چھٹی کی سارا دن لیٹے ہی تکلیف میں گذرا۔ رات سوئی تو آج جو خواب دیکھا۔ وہ بیان کر رہی ہوں۔

خواب :- پہلے تو یہ دیکھا کہ چھوٹی آپا کے گھر ہوں۔ ان سے دیر تک باتیں کرتی رہی ۔ وہ جیسے ناشتہ سے فارغ ہوئی ہوں۔ اُن سے حضرت بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) کے متعلق بیشمار باتیں کیں۔ ان کی یاد میں آنسو بھی بہائے۔ اور مندرجہ بالا خواب بھی جیسے انہیں بتائی۔ اور ان سے کسی تبرک کا مطالبہ کر رہی ہوں۔ چھوٹی آپا کے ہاں جو رحمت بی بی رہتی ہے۔ اسے بھی دیکھا۔ چھوٹی آپا نے گھر بنائی ہوئی مشین یا (گھوڑی) کی سویاں کھائیں اور رحمت بی بی سے کہتی ہیں۔ کہ " رحمتِ تمہاری سویاں تو اچھی ہوتی ہیں۔ لیکن مجھے تو زیادہ ساری چاہئیں اور ریچھی بھی تازہ جیسے پڑی ہیں اور چینی کا ذکر بھی ہو رہا ہے، مجھے بھی کہا کہ کہیں سے بنوا دو ۔ اگر سستی بن جائیں تو۔ تو میں نے جواباً عرض کی ۔ کوشش کرونگی کیونکہ اکٹھی چیزیں لیں تو ذرا رعایت مل جاتی ہے، چینی بھی کم قیمت پر مل جائے گی، میں پتہ کروں گی وغیرہ ۔ پھر روفو کو دیکھا وہ چھوٹی آپا کو امی کہہ کر پکارتی ہے کہ امی فلاں کمرہ مجھے دے دیں۔ ہم وہاں جیسے دل چاہے رہیں وغیرہ ۔ چھوٹی آپا کہتی ہیں ۔ سارے تمہارے کمرے ہیں جو مرضی لے لو ۔ روفو کہتی ہے ۔ اُمّی دراصل بچے تنگ کرتے ہیں۔ اس لئے کہہ رہی ہوں۔

خیر چھوٹی آپا سے باتیں کرتے سین بدل گیا۔ ان کے گھر کے قریب آپ کا پہلے والا گھر ہے اور سبزہ اور درخت بھی ہیں کہ مجھے بیگم صاحبہ نظر آئیں ۔ مجھے اُن کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ وہ بھی مجھے دیکھ کر بڑی ہی خوش ہوئیں ہنس رہی ہیں۔ قہقہے لگا رہی ہیں ۔ حسب سابق ۔ کبھی چل رہی ہیں۔ کبھی بیٹھ جاتی ہیں ۔ کبھی ٹہلنے لگتی ہیں۔ میں بھی ساتھ ساتھ ہوں میں نے اُن سے کہا ہم تو آپ کے متعلق ہی باتیں کرتے رہے (یعنی میں اور چھوٹی آپا میں نے آپکی سلائی کی تعریفیں اور باتیں کیں جو چھوٹی آپا سے پہلے باتیں کر رہی تھیں ان میں سلائی کا تذکرہ بھی تھا، خصوصاً بچوں کے تھیلے بنانے کا جو بیگم صاحبہ نے اکثر خاندان والوں کو بنا کر دیئے) بیگم صاحبہ کہنے لگیں۔ اب میں تنگ آ گئی ہوں ۔ اور تھک گئی ہوں۔ اب نہیں میرے سے کسی کے کپڑے بنتے ۔ پورا ایک گھنٹہ ٹائم دیکھ کر باتیں کیں۔ میں نے کہا آپ نے مجھ سے ۲۷، تاریخ کو ایک گھنٹہ باتیں کرنے کے بارے میں کچھ دن پہلے کہا تھا ناں تو مجھے جواباً کہتی ہیں " ہاں شافی ! میں نے کہا تھا ۔ میرا تم سے ملنے کو باتیں کرنے کو بہت زیادہ دل چاہتا تھا۔ میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔ مگر مل نہ پائی ۔ اتنے سال ہو گئے تھے ۔ مجھے تم بہت یاد آیا کرتی تھی تم تو میری دوست تھی خیرخواہ تھی۔ تم سے تو میں سب دل کی باتیں بھی کیا کرتی تھی ۔ دیکھو! تم پچھلے سال بیمار ہوئی تھی ۔ تو میں بھی تو تمہارا حال پوچھنے آئی تھی۔ میں ہر وقت تمہارے لئے دعائیں کرتی رہی۔ تمہیں بہت یاد کیا "۔ میں نے کہا میں بھی آپ کو بہت یاد کرتی تھی ۔ دیکھیں میں نے آپ کی فرمائش پوری کر ہی دی ناں۔ کہتی ہیں " اچھا کیا "۔ پھر میں بھی ان کے ساتھ کبھی قہقہے لگانے لگ جاتی ہوں۔ کبھی مجھے رونا آ جاتا ہے۔ بالکل محسوس نہیں ہوتا کہ یہ فوت ہو گئی ہیں۔ ہلکا سبز قمیص پہنا ہے۔ مجھے کہتی ہیں ۔ شافی! مجھے سوئیاں لا دو ۔ میں نے ہنس کر کہا کپڑے سینے کے لئے ۔ کہنے لگیں۔ نہیں سر کو لگانے والی۔ چُونڈیاں نہ لے آویں جیہڑیاں کپڑیاں نوں سکھان واسطے تار تے ٹنگیاں ہوندیاں نیں۔ خوبصورت جیسیاں سِر نوں لگان والیاں لیائیں"

نوٹ: (سارا وقت پنجابی بولتی رہیں)

میں نے کہا اچھا میں بہت خوبصورت سی سوئیاں یعنی پنیں آپ کو لا کر دونگی آپ کو میرے Taste (ذوق) کا تو پتہ ہی ہے۔ میں دیہاتیوں کی طرح کی نہیں لاؤنگی۔ بلکہ بہت نفیس خوبصورت سی لے کر آؤنگی۔ فیصل آباد میں بڑی اچھی ملتی ہیں۔ وہاں سے لے کر آؤں گی۔ کہتی ہیں " اچھا" اور ہنسنے لگ گئیں۔ پھر چارپائی پر بیٹھ گئیں۔ پائنتی کی طرف میں بھی بیٹھ گئی قمیص آگے سے اٹھا کر مجھے پیٹ دکھاتی ہیں۔ جو سفید نظر آ رہا ہے۔ کہ مجھے ۔ یہاں یہ تکلیف تھی۔ یا یہاں زخم تھا۔ دیکھو اب تو ٹانکوں کے نشان بھی نظر نہیں آ رہے ۔ کہنے لگیں دیکھو اب تو بالکل ٹھیک ہوں۔ مجھ پر ذرا بھی بیماری کا اثر نہیں "۔ میں نے شکر (تمام تعریف اللہ کے لئے ہے) کہا اور کہا کہ ہم نے آپ کے لئے بڑی دعائیں کیں۔ ہم آپس میں باتیں کرتے رہے ۔ کسی اور کا تذکرہ نہیں ہوا ۔ پھر انہوں نے کہا کہ "کل یا پرسوں شاید مجھے چکر آیا تھا یا کیا ہوا ۔ گر گئی تھی۔ لیکن چوٹ نہیں آئی۔ گھر والوں نے کہا تھا کہ گر گئی ہو۔ کیا میں گر گئی تھی۔ تمہیں تو پتہ ہو گا ہ؟" میں نے عرض کی اچھا! مجھے تو نہیں پتہ! حضور آپ کے گھر جو اماں رہا کرتی تھی۔ کام کرنے والی۔ جو اکثر لڑا کرتی تھی۔ بُڑ بُڑ کام کرتے وقت یا ویسے کیا کرتی تھی۔ نور نام تھا یا کیا تھا۔ فائزہ وغیرہ کو جس نے کھلایا ہے ۔ وہ بھی وہاں ہے ۔ ہنس رہی ہے اور کبھی بڑبڑانے لگتی ہے وہاں جھاڑو بھی دے رہی ہے اور بیگم صاحبہ کے ساتھ مجھے دیکھ کر حسب معمول جلنے لگتی ہے ۔ لیکن بیگم صاحبہ بدستور مجھ سے محوِ گفتگو ہیں۔ پھر بیگم صاحبہ نے مجھے کہا " شافی! تم مجھے بہت یاد آتی رہی ۔ میرا تم سے بہت ہی زیادہ ملنے کو دل چاہتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ باجی رشیدہ یا کون آئیں۔ کسی عورت نے تمہارے خلاف کوئی باتیں کیں تو مجھے بہت ناگوار گذرا۔ اور میں نے تمہاری تائید کی۔ تمہاری بُرائی میں سن نہ سکی اور میں وہاں سے اُٹھ کر ہی آ گئی کہ شافی کے متعلق میرے سامنے کوئی غلط بات مت کہو میں برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ مجھے اچھی لگتی ہے ۔ میری وہ ہمدرد ہے تو میں اس کے خلاف کیوں باتیں سنوں؟ دیکھو شافی! عورتوں کو الٹی سیدھی باتوں کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں"۔ پھر پتہ نہیں اور بہت ساری باتیں ہوئیں جو میں بھول گئی ہوں ۔ آخری بات پنوں والی یا کیا کہی ۔ اس کے بعد یاد آیا، تو میں نے ان کی باتوں کے جواب میں کہا۔ آپا آچھی! اصل میں مجھے بھی تو آپ سے بہت پیار تھا اور ہے۔ دیکھیں میں بھی تو آپ کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتی ناں۔ مجھے تو آپ سے بچپن سے گہرا تعلق رہا۔ آپکو پتہ ہی ہے ۔ اور آپ جانتی ہیں کہ سارے خاندان میں سب سے زیادہ تعلق مجھے آپ سے، آپ کے گھر والوں سے۔ آپکی اُمّی سے یعنی حضرت آپا سلام صاحبہ اللہ درجات بلند کرے۔ اور چھوٹی آپا سے ہے۔ اس پر بیگم صاحبہ کہنے لگیں "ہاں" اس کے بعد میں نے ان سے اجازت لی۔ کہ اچھا اب اجازت دیں۔ خدا حافظ پھر ملیں گے۔ کیونکہ جمعہ کا وقت ہو رہا ہے اور یہ کہہ کر میں وہاں سے آ گئی اور اس گھر سے ہوتی ہوئی بی بی حکمی کے دروازے سے ہو کر آپ کے سابقہ گھر میں آ گئی۔ پہلے میں نے ارادہ کیا کہ بی بی حکمی سے تعزیت کرتی جاؤں۔ بیگم صاحبہ کی۔ پھر خیال ہوا کہ جمعہ کا وقت ہو رہا ہے اب نہیں جاتی پھر کسی دن جاؤں گی۔ ان کے گھر کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقشہ آنکھوں کے آگے گھوم رہا ہے۔ جب آپ کے گھر آئی ہوئی۔ برآمدہ کا دروازہ کھول کر میں اندر آگئی تو وہاں میرا مقصد تعزیت کا ہے، کہ غفور سے بھی ملتی جاؤں۔ آپ کا گھر موجودہ نقشہ والا نہیں بلکہ ماضی والا سابقہ ہے۔ ویسے ہی برآمدے میں کھٹولا اور تخت پوش پڑا ہے، جیسے کبھی پڑا ہوتا تھا گیلری جو کمروں کے درمیان تھی وہاں کرسی پر بیٹھے کوئی شخص قرآن مجید پڑھ رہا ہے۔ آپ تو نہیں، کوئی اور ہی ہے، میں پہچان نہیں سکی۔ گئی تو غفور کے پاس ہوں۔ سلام کیا، لیکن اسکی شکل میاں انس کے گھر امتل، امتل ایک لڑکی رہتی تھی۔ جس کی سندھ شادی ہوئی تھی، ذرا تتلا کر بولتی تھی۔ جسم کچھ بھاری ہے اس کے ساتھ ملتی ہے اس نے مجھے بیٹھنے کو کہا۔ اور نوکر سے ناشتہ لانے کو کہا، میں نے کہا میں تو ناشتہ کر کے آئی ہوں۔ وہ ٹرالی کے آگے بیٹھی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ جمعہ کا وقت ہو رہا ہے جا رہی ہوں گذر رہی تھی تو سوچا تم سے بھی ملتی جاؤں۔ تعزیت ہی کرتی جاؤں۔ بس پھر آنکھ کھل گئی (اس لڑکی کے ساتھ بچے بھی بیٹھے ہیں) حضور! یہ مکمل طویل خواب میں نے آنکھ کھلتے ہی آپ کو لکھا ہے۔ مجھے نہیں معلوم اس خواب کا کیا مطلب ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے۔ اور بیگم صاحبہ کے درجات بلند کرے اور ہم سب مضمحل دلوں کو صبر جمیل عطا کرے، وہ چہرہ کبھی بھولتا نہیں جس سے مجھے حقیقت میں بہت تعلق تھا۔ اک ہم ہی بے چین و بیقرار نہیں رہے تڑپتے ہی نہیں رہے۔ وہ بھی ہمارے لئے بے چین رہیں۔ جس سے بچھڑے نو سال ہو گئے اور جس کے انتظار میں نو سال بتا دیئے۔ خواب میں میں نے شاید تھوڑا سا دبایا بھی ہے۔ میرے آقا! میرا دل بہت اداس ہے۔ آپ میرے پیاروں کے مزار پر تو جاتے ہیں۔ تو میری طرف سے تربت پر بیگم صاحبہ کی خدمت میں سلام کا تحفہ پیش کر دیجئے۔ حضور! میرا یہ پیغام بھی ان تک پہنچا دیجئے کہ میں نے انہیں کبھی کسی لمحہ، کسی پل بھلایا نہیں۔ آپ کو تو وہ جواب دے دیں گی۔ حضور! میری دعائیں تو ان تک پہنچی ہونگی ناں!

میری پیاری شوکی، فائزہ، مونا طوبیٰ سبکو میری طرف سے دلی تعزیت کہہ دیں۔ میں ان کو کیا لکھوں۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ کیونکہ ہم سب تو ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں۔ مجھے بھی اتنا ہی صدمہ دکھ اور غم ہے۔ جتنا شوکی کو، فائزہ، مونا اور طوبیٰ کو۔ میں نے چاہا تھا کہ ان کو الگ الگ تعزیت کا خط لکھوں، میں لکھوں گی ضرور! مگر ابھی آپ میری طرف سے تعزیت کر دیں، اللہ تعالیٰ انہیں اور آپ کو صبر جمیل دے۔ حوصلہ اور ہمت دے شوکی، فائزہ، مونا، طوبیٰ کی تو وہ ماں تھیں۔ مگر میرے ساتھ بھی ان کا تعلق کچھ کم تو نہ تھا۔ مجھے یاد ہے ذرا ذرا شوکی کو ذرا سی تکلیف ہوتی تو آپا اچھی تڑپ اٹھتیں۔ اکثر و بیشتر رات کو بھی رہ جاتی۔ تو رات کو دس دس دفعہ اٹھ کر شوکی کو کبھی ہومیو پیتھک دوائی دیتیں۔ کبھی شہد میں کچھ ملا کر پلا رہی ہوتیں، جب بھی میری آنکھ کھلتی، شوکی پر جھکی ہوتیں۔ اسے پیار کرتیں اور دعائیں کرتیں۔ شوکی میں تو ان کی جان تھی، ہر خوبصورت فراک سی کر مجھے دکھاتیں کہ یہ میں نے شوکی کے لئے بنایا ہے۔ یہ چیز شوکی کے لئے ہے۔ فائزہ مونا طوبیٰ سے بھی پیار تھا۔ بہت زیادہ یہ تو فطری امر تھا۔ مگر شوکی کو جو خصوصیت حاصل تھی۔ میں تو صرف اس کا تذکرہ کر رہی ہوں شوکی کی شادی پر خوشی کے ساتھ کچھ نڈھال بھی تھیں۔

پر ماں تھی ناں۔ وہ تو صرف چاہے جاتے اور سامنے بٹھا کر دیکھنے کے لائق تھیں۔ بس دل چاہتا کہ وہ سامنے بیٹھی رہیں اور ایک پل جدا نہ ہوں ان سے بیٹھے باتیں کرتے وقت کا احساس ہی نہ ہوتا، ان نو طویل سالوں کی جدائی کے علاوہ میرے شب و روز، میرے لمحات، میری ساعتیں، میرے اوقات جتنے ان کے ساتھ گذرے۔ میں انہیں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ نہیں نہیں کبھی نہیں۔ وہ میری پیاری تھیں۔ امامت کے بعد جب حفاظتی پہروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو کافی گھبراتیں۔ کہ کیا پہرے لگ گئے ہیں۔ پابندیاں لگ گئیں کیونکہ وہ ایک آزاد کھلی طبیعت۔ پابندیوں اور قید و بند کی صعوبتوں سے ناآشنا، لیکن آفرین صد آفرین امامت کی ذمہ داریوں میں وہ کیسے نازک اندام ہستی آپ کے دوش بدوش رہیں کہ بسا اوقات حیرت ہوتی ہے۔ بس یہ اللہ کا خاص فضل و احسان تھا۔ جس نے آپ کے کام کے ساتھ ان کے نام کو ہمیشہ زندہ کر دیا۔ اے خدا ان کی تربت پر اپنی انوار کی بارش کرتا رہ۔ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام دے۔

ذکر میں پہرے کا کر رہی تھی، ملاقات پہ پابندیوں کا ذکر۔ مجھے فخر ہے کہ میرے لئے وہاں میرے لئے امامت کے بعد بھی پابندیاں۔ انہوں نے اپنے دست مبارک سے چٹ لکھ کر گویا اپنے ہاتھوں سے اجازت نامہ لکھ کر ایک پاس دے کر ختم کر دیں، میرے پاس آج بھی ان کے ہاتھوں کی تحریر موجود ہے۔ اسے آنے کی اجازت ہے۔ اسے اندر آنے سے نہ روکا جائے۔ پھر ان کی ساری ڈاک میرے پاس ہوتی۔ میں ان کی پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھی۔ ہر راز کی بات وہ میرے ساتھ کر لیتیں، ہر خط وہ مجھ سے لکھواتیں۔ حتیٰ کہ لندن جانے کے بعد عرصہ نو سال پہلے جب انہوں نے محسوس کیا کہ اب انہیں تقاریر کرنا پڑیں گی۔ جس سے وہ اکثر جھجکتی اور گریز پا ہوتیں۔ کہتیں! شافی اب تقریریں کرنا پڑیں گی اور میں نے کبھی کی نہیں"

میں کچھ کتابیں ٹھیک کر رہی تھی کہ ان کا اپنے ہاتھوں کا خط لکھا ہوا مجھے ملا۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ انہوں نے وہاں جا کر بھی مجھے یاد رکھا۔ وہ حد درجہ خلیق، مہربان، نرم اور شگفتہ مزاج تھیں، بہت زیادہ مزاح کرنے والی تھیں، بات بات میں چٹکلے چھوڑنا اور محفل کو زعفران بنانا۔ ان کا کمال تھا۔ ہر اک اس محفل میں، سنجیدہ گفتگو کے دوران ایسی بات کر دیتیں کہ ہنسنے کے سوا چارہ نہ ہوتا۔ خود چٹکلا چھوڑ کر خاموش ہو جاتیں۔ دوسرے قہقہے لگانے لگ جاتے۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ نوکروں سے شفقت مہربانی اور نرمی کا اثر تھا۔ آپ کا رنگ ان میں جھلکتا رہا۔ یہی وجہ تھی کہ ساری دنیا مہمان کے نوکر سارا خاندان چھوڑ کر سب سے زیادہ آپ کے ہاں رہنا پسند کرتے۔ کچھ آپ کا حسن سلوک کچھ ان کی مہربانیاں۔ نوکروں کو کبھی نوکر نہیں سمجھا، بیٹھی ان کے ساتھ بھی گپیں لگا رہی ہیں۔ نوکروں کو کام کہہ کر آدھے سے زیادہ خود ساتھ کرواتی رہتیں۔ مجھے نہیں یاد کہ کسی کام میں وہ خود شریک نہ ہوئی ہوں ہاتھ ضرور بیچ میں لگاتیں۔ مثلاً اگر کوئی ملازمہ جھاڑو دے رہی ہے تو آپ چیزوں کو ٹھیک ٹھاک کرنے لگ جاتیں۔ وغیرہ۔ یہ تو ایک مثال ہے ایسی ہزاروں مثالیں بھری پڑی ہیں۔

پستہ کی بڑی شوقین تھیں۔ بالائی بھی شوق سے کھاتی تھیں۔ ٹرالی آگے پڑی ہوتی اور بالائی چمچ سے کبھی ہاتھ سے ہی پلیٹ سے نکال کر کھاتی رہتیں۔ اور مجھے بڑا لطف آتا۔ مجھے ان کی ہر ادا عزیز تھی۔ میری دلربا تھیں۔ ان کی محبوبانہ ادائیں۔ جو کسی اور کی بعض دفعہ ناگوار بھی ہوں۔ لیکن ان کی مجھے پسند آئیں وہ ایک شریف النفس۔ بلند کردار۔ اعلیٰ ظرف۔ بلند حوصلہ، انتہائی صابر و شاکر، دل کی حلیم، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والا، شیریں گفتار، نفیس ذوق، ڈیزائنر حسن اخلاق کا مرقع، خوب سیرت اور خوبصورت تھیں۔ میں ان کی کونسی کونسی خوبی بیان کروں اور کون سی چھوڑوں وہ میری محبوبہ تھیں۔

لکھتے لکھتے ٹائم کا احساس نہیں ہوا۔ خط طویل ہو گیا اور ابھی اور باتیں کرنے کو دل چاہتا ہے۔ مگر سکول کی تیاری بھی کرنا ہے۔ اس لئے اس کو یہیں چھوڑتی ہوں۔ باقی آئندہ! سب کی خدمت میں میرا محبت بھرا سلام ایک بار پھر خدا سے بیگم صاحبہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا ہے اور آپ سب کے صبر جمیل کے لئے دعا ہے، وہ تو مر کر امر ہو گئیں۔ اے آصفہ بیگم تیرا نام زندہ رہے گا پائندہ رہے گا۔

مجھے اپنی عاجزانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

امۃ الشافی شائستہ۔ ربوہ

بقیہ: صد ۳ سے آگے

کرو جس نے قرآن کریم سے کوئی نئی بات نکالی ہو۔ اور ایسی بات پیش کی ہو جو دنیا کو پہلے معلوم نہ ہو۔ اور اب تو آپ میں کچھ ایسی عورتیں بھی موجود ہیں جو مولوی کہلاتی ہیں میں پھر توجہ دلاتا ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ تم میں سے کون ہے جسے قرآن کریم کی معرفت نصیب ہوتی ہو۔

دوران تعلیم اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے جس کے بیان کرنے سے دیگر طلباء کو خواہ وہ آپ کی درس گاہ سے تعلق رکھتے ہوں یا دنیا کی کسی دوسری درس گاہ سے۔ فائدہ ہو سکتا ہو تو وہ ضرور بیان کیجئے آپ ایسی باتیں مختصراً تحریر کر کے الفضل کو بھی بھجوا سکتے ہیں۔ ہم آپ کے شکریہ کے ساتھ ایسی باتیں شائع کریں گے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ۔ واقعات ۔ شخصیات ـــــ نون رسین

الجیریا میں مقدمہ

وہ لوگ جنہیں الجیریا میں مسلم بنیاد پرست کہا جاتا ہے اور جن پر ٹیونس کی ایک فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جا رہا ہے نے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے کہ انہوں نے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اس کے علاوہ انہوں نے سوالوں کے جواب دینے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ ان لوگوں کی تعداد ۱۷۹ ہے۔ اور ان میں سے متعدد ایسے ہیں جن کے الزامات ثابت ہونے پر انہیں موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے صدر زین العابدین بن علی کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور یہ قتل اس بات کے پیش نظر کیا جانے والا تھا کہ وہ ٹیونس کی حکومت کو اسلامی حکومت میں بدلنا چاہتے ہیں۔ گذشتہ ہفتے کے روز جن لوگوں نے بیان دیا انہوں نے کہا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہمارا نہضہ موومنٹ سے تعلق ہے۔ اور نہضہ موومنٹ کو خلاف قانون قرار دیا جا چکا ہے لیکن یہ بات ہرگز درست نہیں کہ ہم نے مسٹر زین علی کو قتل کرنے کی سازش کی تھی۔ یا ہماری یہ کوشش تھی کہ ہم اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اس سے پہلے کے بیانات جو تحقیقات کے دوران لئے گئے تھے وہ ہم پر دباؤ ڈال کر لئے گئے تھے۔ انہوں نے سوالوں کے جواب دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے وکلاء کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی اس لئے وہ مقدمے بھی تیار نہ کر سکے۔ دفاع کے وکلاء نے اس بات کی شکایت کی کہ صرف چند ایک کے ساتھ کی ملاقات کا ہلکا سا انتظام کیا گیا تھا۔ پبلک پراسیکیوٹر نے جو ایک فوجی افسر ہیں اس الزام کی تردید کی۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کو ہر قسم کی ملاقاتوں کی آزادی دی گئی تھی عدالت کے صدر نے اس موقعہ پر حکم جاری کیا کہ تمام وکلاء کو اپنے مؤکلین سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ حفاظتی اقدامات کے اندر اندر اس اجازت کا استعمال کیا جانا چاہیئے۔ کہتے ہیں کہ دفاع کے وکیلوں میں سے بہت کم ایسے تھے جو عدالت میں حاضر ہوئے۔ اکثریت وکیلوں کی ایسی تھی جو ابھی وکالت کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اس مقدمے میں دو وکیل جو نہضہ لیڈر ہیں عبدالفتاح مورو (MUROU) اور نورالدین بھری (BHIRi) جو بنیاد پرست مسلمانوں کا دفاع کیا کرتے تھے اس مقدمہ میں حصہ نہیں لے رہے۔ گذشتہ سال انہوں نے اس موومنٹ سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا تھا۔ اور یہ انہوں نے ایسے وقت میں کیا تھا جب کہ حکومت نے اس بات کا اعلان کیا کہ یہ لوگ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جنوبی افریقہ / تعطل

افریقن نیشنل کانگریس کے لیڈر نیلسن منڈیلا نے خود ہی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے کہا تھا کہ جنوبی افریقہ کے معاملات پر غور کرنے کے لئے سیکورٹی کونسل کی امداد کی ضرورت ہے۔ لیکن جب انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ سے باہر نکل کر اخباری نمائندوں سے بات کی۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر جنوبی افریقہ کی حکومت ہمارے مطالبات کا مثبت جواب دے تو سیکورٹی کونسل کو جنوبی افریقہ میں کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ مسٹر نیلسن منڈیلا کے حریف چیف منگو سوتھو MANGOSUTHU BOTHELEZI جن کا تعلق ان کا تھا فریڈم پارٹی سے ہے نے بھی بطروس غالی سے ملاقات کی اور عنقریب یہ دونوں رہنما اور جنوبی افریقہ کے وزیر خارجہ پک بوتھا ایک میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ جس میں افریقہ کے وزرائے خارجہ بھی موجود ہوں گے۔ مسٹر منڈیلا نے یہ کہا ہے کہ اقوام متحدہ کا کوئی نمائندہ جنوبی افریقہ کی ٹاؤن شپ میں تشدد کے واقعات کی تحقیقات کرے۔ ان تشدد کے واقعات میں ۱۹۹۰ء سے لے کر اب تک ۶۰۰۰ سیہ فام ہلاک ہوئے ہیں۔

بطروس غالی نے اس سے قبل امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ سائرس وانس کو جنوبی افریقہ بھیجنے کا وعدہ کیا تھا اور جنوبی افریقہ کی حکومت نے اس سے اتفاق بھی کر لیا تھا۔ لیکن منڈیلا نے سیکورٹی کونسل سے اپیل کی کہ وہ ایسے کسی نمائندے کو بھیجنے سے احتراز کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمیں اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ سیکورٹی کونسل ایسی تجاویز پیش کرے جن کے ذریعے تشدد کے واقعات ختم ہو جائیں۔

جیسا کہ ہمارے قارئین کو معلوم ہے۔ جمہوریت کے معاملے میں مسٹر منڈیلا اور ڈی کلارک کی گفت و شنید ہو رہی تھی لیکن بعض علاقوں میں تشدد کے واقعات کی بناء پر اس گفت و شنید کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے اور اگرچہ ڈی کلارک نے کوشش کی ہے کہ یہ گفت و شنید دوبارہ شروع ہو جائے۔ لیکن منڈیلا کا کہنا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات کے متعلق مثبت رویہ اختیار نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک گفتگو دوبارہ شروع نہیں ہو سکتی۔

اسرائیل کا نیا وزیر اعظم

اسرائیل میں انتخابات کے بعد بیرک رابین پر یہ ذمہ داری آپڑی ہے کہ وہ اسرائیل کی حکومت کی تشکیل دیں۔ تشکیل دی جا چکی ہے چنانچہ انہوں نے صدر مملکت کو اطلاع دی ہے کہ حکومت بنانے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اور ان کی حکومت مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے عمل کو تیز سے تیز تر کر دے گی۔ جس خط کے ذریعے صدر مملکت کو اطلاع دی گئی وہ صرف دو فقروں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنا اعزاز سمجھتا ہوں کہ آپ کو اطلاع دوں کہ میں نے گورنمنٹ کی تشکیل کر لی ہے۔ اور میں نے اپنا ایک اعلان پارلیمنٹ کے سپیکر کو بھیج دیا ہے۔

رابین کی عمر ۷۰ سال ہے اور وہ اس سے پہلے بھی وزیر اعظم رہ چکے ہیں یہ آج سے پندرہ سال پہلے کی بات ہے۔ اس وقت جو انتخابات ہوئے تھے تو ان کی پارٹی لیکوڈ پارٹی سے ہار گئی تھی۔ انہوں نے اپنی حکومت کے وزراء کے نام صدر کو اپنی پارٹی کو اور پارلیمنٹ کو پیش کر دیئے ہیں۔ رابین کا ارادہ ہے کہ وہ فلسطینیوں کو محدود سلف رول اگلے سال تک دے دیں اور مقبوضہ مغربی کنارہ اور غازہ سٹرپ میں یہودیوں کی آبادیوں پر محدود پابندیاں لگائیں۔

بابری مسجد

بابری مسجد کے قریب ہی ۲۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہندوؤں نے ایک تھڑا تعمیر کر لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر رام پیدا ہوئے تھے۔ اور اگر عدالت اس سلسلے میں اس کے خلاف کوئی فیصلہ دے تو وہ ہندو قوم کے لئے قابل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس بات سے عدالت کا کوئی تعلق نہیں کہ رام کہاں پیدا ہوئے تھے۔ اگرچہ اس سے پہلے عدالتی فیصلہ تو یہ تھا کہ اس علاقے میں کوئی عمارت نہ بنائی جائے۔ لیکن صوبہ کی حکومت نے اجازت دیتے ہوئے ہندوؤں کو اس بات کی شہ دے دی کہ وہ پہلے تھڑا بنا لیں اور اس کے بعد عمارت کھڑی کر لیں۔ معاملہ سپریم کورٹ تک پہنچا ہوا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد ہی صحیح کیفیت کا پتہ چلے گا۔ وفاقی اسمبلی کے بعض ممبروں کا خیال ہے کہ صوبے کی حکومت نے ہندوؤں کو تھڑا تعمیر کرنے کی اجازت دے کر عدالت کی ہتک کی ہے اور اس لئے صوبہ کی حکومت پر ہتک عدالت کا مقدمہ کیا جا سکتا ہے۔

مقدمے تو رہے ایک طرف ہندوؤں اور مسلمانوں میں جو چپقلش جاری ہے وہ کسی عدالتی فیصلے سے ختم نہیں ہو سکتی۔ اگر پولیس اور فوج کے زور پر کسی ایک پر دباؤ ڈال بھی دیا جائے تو یہ دباؤ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک ایسا مذہبی مسئلہ ہے کہ اس کے حل ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ہندو جب بابری مسجد کا ذکر کرتے ہیں تو اس پر طنز کرتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ان کے ایک لیڈر نے کہا کہ کیا مسجد مسجد لگائی ہوئی ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ یہ رام کی جنم بھومی ہے اور یہاں پر مندر بن کے رہے گا۔ اب اگر لوگوں کے جذبات اسی طرح بھڑکائے جاتے رہے تو عدالتی فیصلے کیا کر سکتے ہیں۔ اور فوج اور پولیس بھی کب تک امن وامان قائم رکھ سکتی ہے۔ ایسے معاملے تو اکثر اوقات حکومتوں کے تختے بھی الٹ دیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت:- مکرم سید امتیاز احمد خالد صاحب کو خدا تعالیٰ نے تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ عزیزہ مکرم سید اعجاز احمد صاحب سابق انسپکٹر مال کی پوتی ہے اور چوہدری سلطان احمد صاحب منڈیکے ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔
احباب نومولودہ کی درازئ عمر کیلئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم میاں خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان کی اہلیہ اور نواسہ بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالرحمن شاکر صاحب کے داماد مکرم شیخ مولود احمد شاہد صاحب کو گذشتہ ماہ دل کی شدید تکلیف ہو گئی تھی۔ وقت پر سروسز ہسپتال میں عارضی علاج ہو گیا۔ اب ۳۰ جولائی بروز جمعرات اصل اپریشن ہوگا
احباب انکے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم سمیع اللہ خان صاحب ابن چوہدری حفیظ اللہ خان صاحب نے امسال لاہور بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں ۸۱۷ نمبر لے کر اپنے سکول میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(رحمت بی بی صاحبہ بابت ترکہ ملک نور محمد صاحب پنشنر)

○ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم نور محمد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ سکنہ مکان نمبر ۲۴/۵ دارالعلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر ۳۶۲۸/۹-۱۷ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ ۵۹/۶۹۲ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم ہماری بیٹی نذیراں بیگم صاحبہ کو ادا کر دی جائے۔ ہم دونوں ماں بیٹی کے علاوہ ان کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو دارالقضاء میں تیس۳۰ یوم کے اندر اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(نعیم احمد قریشی صاحب وغیرہ بابت ترکہ امۃ الرشید صاحبہ)

مکرم نعیم احمد قریشی صاحب وغیرہ ورثاء مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحمن صاحب سکنہ مکان نمبر ۲۱/۱۸ دارالرحمت ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہماری والدہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کا ملکیتی مکان نمبر ۲۱/۱۸ محلہ دارالرحمت ربوہ میں واقع ہے۔ یہ مکان خاکسار اور خاکسار کے بھائی مکرم کلیم احمد قریشی صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

۱:- مکرمہ نسیم اختر صاحبہ — دختر
۲:- " محمودہ صاحبہ — "
۳:- " مسعودہ صاحبہ — "
۴:- " علیمہ صاحبہ — "
۵:- " امۃ النصیر صاحبہ — "
۶:- " امۃ البصیر صاحبہ — "
۷:- مکرم نعیم احمد قریشی صاحب — پسر
۸:- " کلیم احمد قریشی صاحب — "

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۰۲ میں اللہ رکھی زوجہ محمد صادق صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن کوارٹر نمبر ۲۷ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۴-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر/۳۲ روپے جو بڑھا کر خاوند نے /۵۰۰۰ کر دیا ہے۔ (۲) زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی /۱۰۸۰۰ روپے (۳) سلائی مشین پرانی مالیتی /۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۳۰۰ روپے ماہوار بصورت از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ اللہ رکھی کوارٹر نمبر ۲۷ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ احمد یونس بھٹی وصیت نمبر ۲۰۵۶۴ داماد موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۵۰۳ میں مرزا انس احمد ولد مرزا محمد ادریس صاحب قوم مغل پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۷ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۴-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ہاؤس جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا انس احمد کوارٹر نمبر ۷ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد ادریس وصیت نمبر ۱۳۴۷۴ والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا محمد اکرم وصیت نمبر ۲۴۷۲۴۔

مسل نمبر ۲۸۵۰۴ میں فرخندہ پروین باجوہ بنت چوہدری محمود احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۴-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی کوکا مالیتی /۳۰۰ روپے۔ (۲) طلائی انگوٹھی وزنی ایک گرام ۸۰۰ ملی گرام مالیتی /۸۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ۔ فرخندہ پروین باجوہ بنت چوہدری محمود احمد باجوہ ۱۲/۲۱ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مقبول احمد ذبیح وصیت نمبر ۱۲۱۷۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمود احمد باجوہ والد موصیہ۔

تقویٰ کے زیور سے آراستہ کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:
"واقفین نو کی جو فوج ہے اس پہ آئندہ بیس سال تک بہت بڑی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اور اس پہلو سے میں جماعت کے اس حصے کو نصیحت کرتا ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے وقف نو میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ وہ تحریک جدید کے مطابق اپنے بچوں کی تیاری میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر سنجیدہ ہو جائیں اور بہت کوشش کرکے ان واقفین کو خدا کی راہ میں عظیم الشان کام کرنے کے لئے ابھی سے تیار کرنا شروع کر دیں۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۔ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ۔ جمعرات سے ہفتہ تک مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا ہے۔ موسم خوشگوار ہے کبھی کبھی دھوپ گرمی پیدا کر دیتی ہے۔ برسات کا حبس البتہ جاری ہے۔

○ پاکستان کی فضائی افواج کے سربراہ ائر چیف مارشل فاروق فیروز خان نے امریکی حکام سے پاکستان کو ایف ۱۶ طیارے فراہم کرنے کے مسئلے پر بات کی ہے۔ پریسلر ترمیم کے تحت ان فوجی طیاروں کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ پریسلر ترمیم کے مطابق صدر امریکہ یہ سرٹیفکیٹ دیتے ہیں کہ پاکستان کے پاس کوئی ایٹمی ہتھیار موجود نہیں۔

○ وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ٹیکس لگانے کا اختیار صرف پارلیمنٹ کو حاصل ہے اسے ٹھیکے پر نہیں دیا جا سکتا۔ وزیر اعظم نے صرف پہلے سے عائد شدہ ٹیکسوں کو جمع کرنے کا کام ٹھیکے پر دینے کی پیشکش کی ہے۔ نجی شعبہ اگر اس کام کے لئے آگے آیا تو مناسب ضمانتوں اور تحفظات کے ساتھ اس پر غور ہو سکتا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے بارے پتہ چلا ہے کہ وہ پاکستان سٹیل مل کی ۱۰۰ گاڑیاں اسلحے کی ترسیل کے لئے بھی استعمال کرتی رہی ہے۔ ۹۰ گاڑیاں واپس ملی ہیں۔ سٹیل مل کی یونین کے عہدیداروں کے حکم پر افسروں کے تبادلے اور تقرریاں ہوتی تھیں۔ ایسے لوگوں کو دو۔ دو سو گھنٹے اوور ٹائم ملتا تھا جو مل میں آتے ہی نہیں تھے۔

○ نابینا سکینڈل سے متعلق سیکرٹری داخلہ مسٹر نور محمد سولنگی اچانک غائب ہو گئے ہیں۔

○ سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر نے صوبائی اسمبلی کے استعفیٰ دینے والے اراکین کو تصدیق کے لئے بلا لیا ہے۔

○ پشاور سے کراچی تک موجودہ جی ٹی روڈ کو دو سال میں دو رویہ بنا دیا جائے گا۔

○ اسرائیل نے مقبوضہ عرب علاقوں میں یہودی بستیوں کی تعمیر کا کام روک دیا ہے۔ لیکن مکمل پابندی نہیں لگائی گئی جس کا مطالبہ مشرق وسطیٰ سے متعلق امن مذاکرات میں شرکت کرنے والے عرب ممالک نے کیا تھا۔ سابق وزیر اعظم اسحاق شمیر نے کہا کہ یہ فیصلہ ایک ہولناک خواب ہے۔

○ عراقی صدر صدام حسین نے اگر اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل درآمد نہ کیا تو صدر بش عراق کے خلاف فوجی کارروائی کریں گے۔ ایک اعلیٰ امریکی عہدیدار نے این بی سی ٹیلی ویژن نیٹ ورک کو بتایا کہ اگر عراق نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو آئندہ ہفتے عراق پر فضائی حملے شروع ہو جائیں گے۔ ان فضائی حملوں میں فرانس اور برطانیہ نمایاں کردار ادا کریں گے۔

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رابرٹ زوئلک نے کہا ہے کہ امریکہ واحد عالمی طاقت رہ گیا ہے اور اس نے ایشیاء میں اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اپنی طاقت استعمال کرنے کا پختہ عزم کر رکھا ہے۔

○ حکومت سندھ نے انتظامیہ اور پولیس کے محکمہ میں زبردست تبدیلیاں کی ہیں اور کراچی کے ۳ اضلاع سمیت سندھ کے ۱۰ اضلاع کے ڈپٹی کمشنر تبدیل کر دیئے ہیں۔ کراچی میں بڑے پیمانے پر کی جانے والی انتظامی تبدیلیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ اگرچہ صوبائی کمیٹی کی قیادت وزیر اعلیٰ کر رہے ہیں اور اس میں فوجی و غیر فوجی شامل ہیں لیکن اس فیصلے میں فوج کے ہاتھ کی چھاپ نظر آ رہی ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں کسی قسم کا کوئی سیاسی بحران نہیں ہے انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی جانب سے استعفوں کی دھمکیاں محض سیاسی مقاصد کے لئے ہیں اور ان کا مقصد بے یقینی کی صورتحال پیدا کرنا ہے۔

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۱

زنانہ ملبوسات کی تیاری کا

بہترین مرکز

لون کے مختلف ڈیزائن اور پرنٹ میں سلے سلائے زنانہ سوٹ سلے سلائے برقعے۔ سلے سلائے مردانہ شلوار قمیص جدید ترین جاپانی مشینوں پر ہر قسم کی سلائی کا بہترین انتظام

حبہ بوتیک ریکارڈ روڈ بالمقابل یوٹیلٹی سٹور۔ ربوہ

مردمی و ادلیرہ مشہورہ آفاق

حب اٹھراء

شو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے

نیپران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے

زدجامِ عشق

تیس ۳۰ گولی -/۹۰ روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

ملکی و غیر ملکی ٹیلیفون کالز اور فیکس کا انتہائی مؤثر انتظام

پبلک ٹیلیفون کال آفس اور ٹیلی فیکس

○ فیکس کی ہوم ڈلیوری کا بھی انتظام ہے۔ ○ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام ہے۔
○ جو دوست باہر سے فیکس دیتے ہیں وہ جس کو فیکس پہنچانی مقصود ہو اس کا مکمل پتہ تحریر فرمائیں تاکہ فیکس کی ڈلیوری آسانی سے بروقت ہو سکے

ٹریول سروسز ریلوے روڈ ربوہ { فیکس: ۶۹۶ فون: ۸۲۵ }

منجانب: المنصور ریلوے روڈ ربوہ